رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

جلد ۲۶ | مورخہ جون ۱۹۲۴ء | نمبر ۲۱

خاص نمبر کی قبولیت

الحمد للہ خاص نمبر خصوصیت کے ساتھ پسند کیا گیا اگرچہ میں اس میں بہت سی کمیوں کو محسوس کرتا ہوں۔ بعض احباب نے بذریعہ تار اس کی کاپیاں منگوائی ہیں۔

اشاعت چار ہزار ہوئی ہے۔ ایک ہزار کاپی ابھی تک باقی ہے جن انجمنوں نے اب تک نہیں منگوایا وہ اسے منگوا کر مفت شائع کریں کیونکہ غرض اس کی اشاعت کی ہے۔

معاصرین میں سے نور نے باوجود اپنی مشکلات کے اس کی اشاعت میں شریک ہونا ضروری سمجھا۔ جس کا میں نہایت ہی ممنون ہوں۔ حقیقت میں اشاعت کا کام اسی طرح ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ جو نمبر نکلے گا وہ انشاء اللہ ہر پہلو سے بڑھ چڑھ کر ہوگا۔

الحکم کی ترقی کی ایک خاص سکیم میرے زیر نظر ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کے لئے راستے کھول دیگا۔ و باللہ التوفیق۔

ایک بار اور میں ان تمام معاونین کا شکر گذار ہوں جنہوں نے خاص نمبر کو کامیاب بنانے میں کسی نہ کسی پہلو سے میری مدد کی۔

(عرفانی)

دارالامان کا ہفتہ

اگرچہ خاص نمبر کی اشاعت اور عزیزم عبد القادر مظفر احسن کی خبر وفات (دوسری جگہ درج ہے۔) کی علالت میں مصروفیت کیوجہ سے یہ نمبر شائع نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر میں نے ناپسند کیا کہ یہ شائع نہ ہو۔ ۱۴ ۲۱ مئی کے الحکم کا مجموعہ خاص نمبر تھا۔ اس لئے ان ہفتوں کے اہم واقعات درج نہ ہو سکے۔ جن میں سے ایک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کا نکاح ہے جو مرزا رشید احمد صاحب خلف الرشید جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب سے پانچ ہزار مہر پر ہوا۔

۱۵ مئی ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مجمع کثیر میں مسجد اقصیٰ میں اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو سلسلہ اور خاندان نبوت کے لئے بیش از پیش فضلوں کا ذریعہ بناوے۔ صدق دل سے میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

دوسرا واقعہ مخدومی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے گھر میں دوسرے مسعود مولود کا آنا ہے۔ ۱۷ مئی ۱۹۲۴ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب ایک نافع الناس وجود اور اپنے تقوے و طہارت اخلاص و بے نفسی و بے ریا خدمت مخلوق کے شیدائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت میں فدائی کی شان رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی برکات سے بہرہ اندوز کرے۔ اور ہمکو ان کے نمونہ سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ یہ بچہ نیکی اور سعادت میں عمر دراز پائے۔ اور باپ کیطرح نافع الناس ہو۔ والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح نہایت مہتم بالشان تصنیف میں مصروف ہیں۔ ہر چند آپ کی صحت اچھی نہیں۔ مگر دن رات ایک کر کے آپ اس کام میں مصروف ہیں۔ مسلم لیگ کے جلسہ کے لئے اساس الاتحاد ایک سیاسی رہنمائی کا پمفلٹ شائع فرمایا۔ جو چند گھنٹوں میں لکھا گیا۔ جس کام میں اب مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی ہدایت کا موجب بناوے۔

۳۔ مولوی حافظ عبد العلی صاحب وکیل حیدر آباد دکن سے اپنے بچوں کو مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسۃ الحفاظ میں داخل کرنے کے لئے لائے ہیں۔ حافظ صاحب اشاعت سلسلہ کیلئے اپنے سینہ میں ایک خاص جوش اور مالی قربانی کے لئے ایک وسیع حوصلہ رکھتے ہیں۔ درویش صفت ہیں احباب دعا کریں کہ جس مقصد اور نیت کیساتھ وہ اپنے بچوں کو یہاں لائے ہیں خدا تعالیٰ اسمیں ان کو کامیاب کرے۔ اور دوسرے دوستوں کو توفیق دے کہ وہ قادیان کی نعمتوں سے اپنی اولاد کو بہرہ اندوز کرنے میں غفلت سے کام نہ لیں۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر و پبلشر نے چھاپکر تراب منزل سے شائع کیا)

مرقع عالم

قصیدہ در ذکر احوال ابنائے زمان و جماعت احمدیہ قادیان

مطلعِ اوّل

یہ دنیا گرچہ ہے آنی و فانی
ہوا ہے امن و اطمینان رخصت
تھمی یکدم نسیمِ نیک ظنی
عناصر میں ٹھنی وہ جنگِ پیکار
کوئی ہے غرقِ فکرِ ملک گیری
کوئی دولت پہ نازاں جم سپہ ہے
بغاوت کے ہیں منصوبے کسی جا
کوئی نکلا ہے اک چلتی سی تلوار
کوئی دلدادۂ لیلائے عشرت
کوئی نانِ شبینہ کو ہے محتاج
کوئی ہے رشکِ سینا و فلاطوں
فلاحت میں یدِ طولےٰ کسی کو
کہیں سرمایہ و محنت میں تکرار
کہیں ہیں پیچھے مرغِ چمن کے
کوئی زنجیرِ زلفِ پریشاں

عجب ہے کشمکش میں زندگانی
جا ہے رنگِ آمال و امانی
چلی ہر سو سمومِ بدگمانی
کہ گونج اٹھی فضائے آسمانی
کوئی ہے محوِ ذوقِ حکمرانی
جلو میں ہے درفشِ کاویانی
کہیں سازش کی ہے ریشہ دوانی
انا الموجود کی ہے جس نے ٹھانی
کہیں مرغِ ہوا کی پرفشانی
کہیں ہے مثلِ حاتم میزبانی
کوئی ہے غیرتِ بہزاد و مانی
سیاحت میں کسی نے خاک چھانی
کہیں ہے قحطِ سالی اور گرانی
لب جو ہے کسی کو نغمہ خوانی
کوئی زندانیٔ عشقِ نہانی

صفِ ماتم کسی جا پر بچھی ہے
کہیں ہے برگ و سازِ شادمانی

مطلعِ ثانی

کہیں تحریر کی آتش فشانی
کسی کے سر میں سودائے تجارت
سیاست کے نشے میں کوئی سرشار
رعیت سے کسی کو خوف و دہشت
حکومت اختیاری کی اِدھر لے
کہیں ہجرت کہیں ترکِ موالات
ہزاروں حبِّ قومی میں گرفتار
تراشا بت کسی نے سنگٹھن کا
اذان و آرتی کی گاہ ٹکر
دسہرے اور محرم کا تصادم
تھا گویا اتفاقِ ہند و مسلم
کہیں تکفیر بازی کے ہیں تیغے
کہیں مذہب سیاست میں ہے مدغم
یہ دولت چھاؤں ہے اک چلتی پھرتی

کہیں تقریر کی جادو بیانی
تعیّش میں کسی کے مرزبانی
صحافت میں کسی کی کامرانی
حکومت سے کسی کو سرگرانی
اُدھر پیہم جوابِ لن ترانی
اٹھا دارالکتب سے دانہ پانی
ہوا زنداں کی ہے جن کو سہانی
اکھاڑوں میں ہے زورِ پہلوانی
بہم دشمن ہوئے ہندوستانی
سلے کیونکر بھلا آگ اور پانی
اک امرِ اتفاقی ناگہانی
کہیں روشن خیالی کی کہانی
نئی تہذیب کی ہے مہربانی
حکومت چیز ہے اک آنی جانی

بی والعصر کی تفسیر دنیا
شہادت ہے یہ ہر شے کی زبانی

مطلعِ ثالث

گھٹا سکتا نہیں دورِ زمانی
علی الرغمِ حریفاں اک جماعت
جماعت انتخابِ نسخۂ دیں
جماعت روحِ اسلامی مساوات
امام اک بار گرانگلی اٹھا دے
وہ مٹھی بھر جماعت دیکھنے میں
سراپا جوش و اخلاص و عقیدت
کوئی مفتونِ صہبائے حقیقت
کسی کو رو رہی ہے ارضِ کابل
کسی کے نقشِ پا ہیں تا بخارا
کوئی دشتِ عرب میں ہے حدی خواں
کوئی صحرائے افریقہ میں رہرو
شہیدِ ماریشس وہ اِنَّا لِلّٰہ
کوئی برلن کی مسجد میں اذاں گو
کولمبس کی طرح امریکہ پہنچا
گیا اک سیلِ لشکر آگرہ کو
اماں جس سے نہیں ہے زیرِ گردوں

یہ مومن کی ہے قرآں میں نشانی
جہاں کی کر رہی ہے پاسبانی
جماعت شمعِ بزمِ لامکانی
برابر ہیں اعالی اور ادانی
پسینے کی جگہ ہو خوں فشانی
نتائے اعداس کی بیکرانی
ہمہ تن درد و صدق و جانفشانی
کوئی مجنونِ لیلائے معانی
پہاڑوں کے جگر ہیں پانی پانی
نہ بھولیگی فلک کو یہ کہانی
عجم میں ہے کسی کی میہمانی
کسی کو نیل کی وادی سہانی
ہوئی قربانِ ملت نوجوانی
ہے لندن میں کسی کی خطبہ خوانی
حواریٔ مسیحِ قادیانی
الٹ دی الٹی گنگا کی روانی
صداقت ہے، وہ تیغِ اصفہانی

ہے ہر دم نعرۂ ھل من مبارز
کسی کو ہے غرورِ پہلوانی؟

مطلعِ رابع

دیا حق نے نبی صاحبقرانی
کسی پر کھل گیا مغزِ شریعت
کسی نے ڈوبتوں کو آ سنبھالا
ہوا اسلام زندہ اس کے دم سے
دکھا یار وے مجبوبِ حقیقی
حُدی را تیز تر میخواں چو عرفی

خلیفہ وہ کہ اپنا آپ ثانی
ہوئی روح القدس سے ہمزبانی
کسی نے وقت پر کی پشتبانی
ملی پھر سے حیاتِ جاودانی
اٹھائے پردہائے درمیانی
بگو مظہر حدیثِ کامرانی

فقیہاں دفترے را می پرستند
حرم جویاں درے را می پرستند
برافگن پردہ تا معلوم گردد
کہ یاراں دیگرے را می پرستند

خاکسار
محمد احمد بی۔اے (آنرز) ایل ایل بی وکیل

سرپرستان الحکم!

آپ کے ذمہ الحکم کا جو کچھ بھی بقایا ہے۔ فوراً بھجدیں۔ اور وی پی وصول کر کے ممنون فرماویں ٭

عرفانی

عہد حاضرہ کے سب سے بڑے معلم صلح اور شہزادہ امن

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ پانچ اصول

دنیا کے تمام مذہبی جھگڑوں کے بہترین فیصلہ کی صورت

کیا اب بھی حکم اور عدل تسلیم نہ کرو گے؟

حضرت مرزا غلام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہاں مذہبی دنیا میں اور بہت سے بے نظیر کارنامے ہیں وہاں کچھ وہ اصول بھی ہیں جو تمام مذاہب کے آپس کے تنازعات دور کرنے اور دنیا میں مذہبی امن قائم کرنے کے لئے آپ نے پیش کئے ہیں۔ اس وقت میں ان میں سے صرف پانچ اصول پیش کرتا ہوں۔ اہل خرد ان پر غور کرکے نہ صرف ذہنی لطف اٹھائینگے۔ بلکہ ان کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ موجودہ زمانہ میں جو ایک طوفان مختلف مذاہب کی جنگ کا برپا ہے۔ اور اس کی وجہ سے جو طرح طرح کے فتن برپا ہو رہے ہیں۔ اس کا اگر کوئی حقیقی علاج کا طریقہ ہے تو صرف وہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کیا ہے۔

یہ اصول مذاہب کے ہر شعبہ پر حاوی ہیں۔ کوئی تو بحث، مباحثات کے متعلق ہے۔ کوئی گورنمنٹ کے ان قانون اور لیجس لیشن کے متعلق جو مذہبی امور پر حاوی ہیں۔ کوئی اس پُر امن عقلی مقابلۂ مذاہب کے متعلق جو عام پبلک کو مستفید کر سکے۔ اور کوئی اس ضروری تفتیش اور چھان بین کے متعلق جو انفرادی طور پر ایک طالب حق چاہتا ہے۔ کہ پیش نظر مذاہب کی کرے۔ اور پھر ان میں سے سچے مذہب کو آسانی سے انتخاب کر لے! اور بالآخر وہ اصول جن سے یہ بآسانی دنیا کو معلوم ہو جائے کہ زندہ مذہب کونسا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت مقابلہ کے وقت کس مذہب کے حاملین پر نازل ہوتی ہے

سب سے بڑی خوبی ان اصولوں میں یہ ہے کہ نہ صرف یہ عقل اور ذوق سلیم کے موافق ہیں۔ بلکہ کسی اہل مذہب کو اپنے مذہب کے مطابق ان سے انکار کی قطعاً گنجائش نہیں۔

اگر اہل مذاہب ان اصولوں کو اپنے لئے تسلیم کر لیں اور ان پر عمل پیرا ہوں تو اس کا یقینی نتیجہ یہ ہوگا کہ تھوڑی ہی مدت کے اندر تمام مذہبی فسادات اور بیجا تعصبات اور دل آزاریوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور دنیا میں وہ امن اور صلح جوئی اور حق کا انکشاف پھیل جائیگا۔ جس کے لئے بہت سے لوگ تڑپ رہے ہیں۔ مگر حاصل نہیں کر سکتے۔

(۱)

پہلا اصل یہ ہے کہ کوئی اہل مذہب جو اپنے مذہب کا خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کی کتاب کو اللہ تعالےٰ کا کلام اور الہام مانتا ہو اور اس کی نسبت یہ ادعا کرتا ہے کہ اس سے بہتر کوئی ہدایت اہل دنیا کے لئے نہیں ہے۔ اور تمام خوبیاں اور کمالات اس کتاب میں جمع ہیں اور مخلوق کی نجات کے لئے اس سے بہتر کوئی راستہ نہیں جو اس کی کتاب پیش کرتی ہے۔ اور اس میں فلاں فلاں فضائل اور محاسن ہیں جن کا مقابلہ کسی اور مذہب کی کتاب نہیں کر سکتی۔ اور کامل اخلاقی اور روحانی علوم میری ہی کتاب میں سب کتابوں سے بڑھکر پائے جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ تو ایسے مدعی کو لازم ہو گا کہ جو دعوے بھی کرے پہلے اس دعویٰ کو اپنی کتاب سے دکھا وے اور پھر اس دعویٰ کے لئے جو جو عقلی دلائل پیش کرے وہ بھی خود اسی الہامی کتاب سے استنباط کر کے دکھا وے۔ اور صرف اپنے ہی خیال سے کوئی قیاسی امر بیان نہ کرے۔ جس کا کوئی اصل صحیح کتاب میں پایا نہیں جاتا۔ کیونکہ ہر عاقل جانتا ہے کہ ربانی کتاب کا یہ آپ ذمہ ہے۔ کہ اپنے الہامی ہونے کے بارے میں جو جو دعویٰ کرنا واجب ہے۔ وہ آپ کرے۔ اور اس کے دلائل بھی آپ لکھے۔ اور ایسا ہی اپنے اصولوں کی حقیقت کو آپ دلائل واضحہ سے بپایۂ صداقت پہنچا دے۔ نہ یہ کہ کتاب الہامی اپنا دعوےٰ پیش کرے۔ اور اس کا ثبوت دینے سے قطعاً ساکت ہو۔ اور اپنے اصولوں کی وجوہ صداقت پیش کرنے سے بھی بکلی سکوت اختیار کرے۔ اور کوئی دوسرا اٹھکر اس کی وکالت کرنا چاہے۔"

اب ناظرین غور فرمالیں کہ کیسا بے نظیر اصل ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا ہے۔

" اگر ایک مسلمان قرآن مجید کو الہامی کتاب بیان کرتا ہے تو اسے قرآن میں ہی یہ دعوے دکھانا چاہیئے کہ میں الہامی کتاب ہوں۔ اور پھر اس پر عقلی دلائل بھی قرآن مجید سے ہی دینے چاہئیں۔ جو اس دعویٰ کی مثبت ہوں۔ یا مثلاً اگر توحید کا دعوے ہے یا رسالت محمدیہؐ کا ادعا ہی تو بھی ان امور کے لئے دعوے اور عقلی دلائل خود قرآن مجید ہی پیش کرے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی صاحب الوہیت مسیح یا تثلیث کفارہ کے مدعی ہیں تو وہ انجیل ہی سے ان ہی امور کا صریح دعویٰ اور عمدہ عقلی دلائل پیش کریں۔ یا کوئی آریہ صاحب تناسخ یا روح و مادہ کے ازلی ہونے کے مدعی ہیں۔ تو ان کو دکھانا چاہیئے کہ یہ دعوے میرا نہیں۔ بلکہ فلاں فلاں جگہ وید مقدس نے یہ دعویٰ کھلے الفاظ میں پیش کیا ہے۔ اور فلاں فلاں جگہ ان کے ثبوت میں اتنے عقلی دلائل دئے ہیں۔

اگر کوئی صاحب مذہب ایسا نہ کر سکے تو پھر اس پر مدعی سست اور گواہ چست والی مثال صادق آئیگی۔ اور ایسا مذہب اور ایسی کتاب اس قابل نہ ہونگے کہ کوئی عقلمند انہیں علیم حکیم خدا کی طرف سے نازل شدہ سمجھے"

(۲)

دوسرا بے نظیر اصل تمام مذہبی فسادوں اور دل آزاریوں کے سد باب کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ پیش فرمایا ہے۔

" کہ گورنمنٹیں اپنے تعزیرات میں یہ قانون داخل کریں۔ کہ آئندہ جو مباحثات مذہبی امور میں ہوں اس میں فریقین دو امر کے ضرور پابند رہیں۔

(الف) اول یہ کہ ایسا اعتراض جو خود معترض کے ہی الہامی کتاب یا کتابوں پر جن کے الہامی ہونے پر وہ ایمان رکھتا ہے۔ وارد ہو سکتا ہے۔ یعنی وہ امر جو بنائے اعتراض ہے ان کتابوں میں بھی پایا جاتا ہو۔ جنپر معترض کا ایمان ہے۔ ایسے اعتراض سے چاہیئے کہ ہر ایک ایسا معترض پرہیز کرے۔

(ب) دوم اگر بعض کتابوں کے نام بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے کسی فریق کی طرف سے اس غرض سے شائع ہو گئے ہوں کہ درحقیقت وہی کتابیں ان کی مسلم اور مقبول ہیں۔ تو چاہیئے کہ کوئی معترض ان کتابوں سے باہر نجائے اور ہر ایک اعتراض جو اس مذہب پر کرتا ہو۔ انہی کتابوں کے حوالہ سے کرے اور ہرگز کسی ایسی کتاب کا نام نہ لیوے جس کے مسلم اور مقبول ہونے کا اس اشتہار میں ذکر نہیں اگر معترض اس قانون کی خلاف ورزی کریگا تو سزا مندرجہ تعزیرات کا مستوجب ہوگا۔

اعلان :- جناب مرزا برکت علی صاحب [illegible]
ناظر تعلیم و تربیت از قادیان

اس قانون کے پاس کرنے میں کسی خاص قوم کی رعایت نہیں۔ عامہ خلائق کے لئے امن اور عافیت کی راہیں کھلتی ہیں۔ اور بیہودہ نزاعیں بند ہوکر فتنے اور بغاوتیں دور ہوتی ہیں۔ اور صلحکاری کی فضا قائم ہوتی ہے۔

مثلاً اس اصل کے ماتحت کس طرح ممکن ہے کہ ایک عیسائی رسول کریم صلعم کی چند بیبیوں کو ان کی نبوت کا منافی ٹھہرائے۔ حالانکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی درجنوں بیبیاں اس کے نزدیک ان کی نبوت میں ہارج نہیں۔ یا کس طرح کوئی آریہ آنحضرت صلعم پر زینبؓ کے عشق کا الزام لگا سکتا ہے۔ جبکہ مسلمانوں کی تمام مقبول اور مسلمہ کتب ایسے مفتریات کے ذکر سے بالکل خالی ہیں

پس یہ اصول ایک رحمت ہے۔ اگر لیجسلیٹو کونسلیں اس کو قانون کی صورت میں اختیار کرکے اسپر عملدرآمد شروع کردیں"۔

(۳)

تیسرا اصل جو اہل مذاہب کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"اہل مذاہب ایک دوسرے کے بزرگوں کی توہین اور دل آزاری کے اعتراضات ترک کردیں۔ بلکہ بجائے اس کے اپنے مذہب اور کتاب کی خوبیاں بیان کریں۔ اور اس امر کی تکمیل کے لئے تعصب سے دور ہوکر ایسے جلسے منعقد کئے جایا کریں جن میں ہر مذہب کے فاضل جمع ہوں۔ اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں کو بیان کریں۔ اور اپنے مذہب کے پیش کردہ نجات کے وسائل کو مدلل پیش کریں۔ مگر کسی مذہب کی تحقیر اور توہین سے قطعاً پرہیز کریں۔ صرف اپنی کتاب کی رو سے اپنے دین کے محاسن اور فضائل سے دنیا کو آگاہ کریں۔

اب میں ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں کہ آیا یہ طریقہ دنیا میں امن اور صلحکاری اور تحقیق ادیان کے لئے مفید ہے یا وہ جو آجکل رائج ہے۔ یعنی مذہبی جلسوں میں چھٹتے ہی دوسرے اہل مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں دینا اور ان کی توہین کرنی۔ کیا ایک مذہب والا دوسرے مذہب والے کے بزرگ کی توہین کرکے اپنے مذہب کو سچا ثابت کرسکتا ہے؟ اگر اہل مذاہب صرف اپنے مذہب کی خوبیاں اور محاسن پیش کیا کریں۔ اور ایسے جلسے دنیا میں مختلف ملکوں میں مختلف اوقات میں بشرط مذکورہ قائم کئے جاویں تو کیا نتیجہ ہوگا؟ ایک اور صرف ایک۔ اور وہ آپ جانتے ہیں کیا ہے"۔

(۴)

چوتھا اصل طالب حق کے لئے سچے مذہب کے پہچان لینے کا اصل ہے۔

اکثر اوقات سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک انسان جو حق کی تلاش میں اٹھتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ ہزاروں مذاہب دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ہر مذہب کی کتاب مختلف زبان میں ہے۔ اگر ہر مذہب کی پوری تفتیش کیجاوے اور تمام کتب سماویہ کو اول سے آخر تک پڑھا جاوے تو عمر نوح بھی کافی نہیں۔ پھر جب اس چند سالہ ؎ ہیں کامل تحقیق بھی ممکن نہیں تو فیصلہ اور تبدیل مذہب اور عمل اور نجات کے لئے کونسا وقت ہوگا؟ اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے کیا سچی ہدایت سچ کے طالبوں کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ وہ یہ کہ

"تبدیل مذہب کے لئے تمام جزئیات کی تفتیش کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ مذاہب موجودہ کا مقابلہ کرنے کے وقت اور سچا مذہب شناخت کرنے کے لئے صرف تین باتوں کا دیکھنا ضروری ہے۔

(اول) یہ کہ اس مذہب میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے۔ یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور سزا اور رحمت اور دیگر لوازم اور خواص الوہیت کی نسبت کیا بیان ہے۔ کیونکہ اگر کوئی مذہب خدا کو وحدہ لاشریک قرار نہیں دیتا اور آسمان کے اجرام یا زمین کے عناصر یا کسی انسان یا اور چیزوں کو خدا جانتا ہے۔ یا خدا کے برابر ٹھہراتا ہے اور ایسی پرستشوں سے منع نہیں کرتا۔ یا خدا کی قدرت کو ناقص خیال کرتا ہے یا اس کے علم کو ناتمام جانتا ہے۔ یا اس کی قدیم عظمت کے برخلاف کوئی تعلیم دیتا ہے۔ یا سزا اور رحمت کے قانون میں افراط اور تفریط کی راہ لیتا ہے۔ یا اس کی رحمت عامہ جیسا کہ جسمانی طور پر محیط عالم ہے۔ اس کے برخلاف کسی خاص قوم سے خدا کا خاص تعلق اور روحانی نعمت کے وسائل کو مخصوص رکھتا ہے۔ یا الوہیت کے خواص میں سے کسی خاصہ کے برخلاف بیان کرتا ہے تو وہ مذہب خدا کی طرف سے نہیں ہے۔

(دوسرے) طالب حق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس مذہب میں جس کو وہ پسند کرے اس کے نفس کے بارہ میں اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن کے بارہ میں کیا تعلیم ہے؟ کیا کوئی ایسی تعلیم تو نہیں کہ جو انسانی حقوق کے یا کسی رشتہ کو توڑتی ہو۔ یا انسان کو دیوثی کی طرف کھینچتی ہو۔ یا دیوثی امور کو مستلزم ہو اور فطرتی حیا اور شرم کے مخالف ہو۔ اور نہ کوئی ایسی تعلیم ہو۔ کہ جو خدا کے عام قانون قدرت کے مخالف پڑی ہو۔ یا جس کی پابندی غیر ممکن یا منتج خطرات ہو۔ اور نہ کوئی ضروری تعلیم جو مفاسد کے روکنے کے لئے اہم ہے ترک کی گئی ہو۔ اور نیز یہ کہ کیا وہ تعلیم ایسے احکام سکھلاتی ہے یا نہیں جو خدا کو عظیم الشان محسن قرار دیکر بندہ کا رشتہ محبت اس سے محکم کرتے ہوں اور تاریکی سے نور اور غفلت سے حضور اور یادداشت کی طرف کھینچتے ہوں۔

(تیسرے) طالب حق کو یہ دیکھنا ضروری ہے وہ اس مذہب کو پسند کرے۔ جس کا خدا ایک فرضی خدا نہ ہو۔ جو محض قصے کہانیوں کے سہارے مانا گیا ہو اور صرف ایک مردہ سے مشابہت رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر ایک مذہب کا خدا صرف ایک مردہ سے مشابہ ہے جس کا قبول کرنا محض اپنی خوش عقیدگی کی وجہ سے نہ اس وجہ سے کہ اس نے اپنے تئیں آپ ظاہر کیا ہے۔ تو ایسے خدا کا ماننا گویا اس خدا پر احسان کرنا ہے۔ اور جس خدا کی طاقتیں کچھ محسوس نہ ہوں اور اپنے زندہ ہونے کے علامات وہ آپ ظاہر نہ کرے۔ اسپر ایمان لانا بیفائدہ ہے۔ اور ایسا خدا انسان کو پاک زندگی بخش نہیں سکتا۔ اور نہ شبہات کی تاریکی سے باہر نکال سکتا ہے۔ اور ایک مردہ پرمیشور سے ایک زندہ بیل بہتر ہے۔ جس سے کاشتکاری کرسکتے ہیں۔

پس اگر ایک شخص بے ایمانی اور دنیا پرستی پر جھکا ہوا نہ ہو تو وہ زندہ خدا کو ڈھونڈیگا۔ تا کہ اس کا نفس پاک اور روشن ہو جاوے۔ اور کسی ایسے مذہب پر راضی نہیں ہوگا۔ جس میں زندہ خدا اپنا جلوہ قدرت نہیں دکھلاتا اور اپنے جلال کی بھری ہوئی آواز سے ہر زمانہ میں تسلی نہیں بخشتا۔

یہ تین ضروری امر ہیں جو تحقیق مذہب کرنے والے کے لئے قابل غور ہیں۔

پس اگر کوئی شخص کسی مذہب کو ان تین معیاروں کی رو سے دوسرے مذاہب پر فائق اور غالب پاوے۔ تو اس کا فرض ہوگا کہ ایسے مذہب کو اختیار کرلے۔ اور اس قدر تحقیق کے لئے نہ کسی بڑے پنڈت بننے کی حاجت ہے نہ کسی بڑے پادری بننے کی ضرورت اور ان امور ثلاثہ مذکورہ کے لئے ایک عمر خرچ کرنی اور عالم فاضل بننے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہر ایک حامی مذہب جو اپنے اصول شائع کرتا ہے۔ انہی اصولوں سے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ وہ اس معیار کے موافق ہیں یا نہیں۔

پس طالب حق کے لئے کافی ہے کہ وہ یہ دیکھ لے کہ کسی مذہب میں خدا کے بارے میں کیا تعلیم ہے۔ اور مخلوق کے بارے میں کیا تعلیم اور پھر اس تعلیم کا ثمر کیا ہے؟

مذکورہ بالا بیان پڑھکر ہر اہل دل سمجھ سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے کتنا بڑا بھاری بوجھ طالبان حق کے کندھے سے اتار دیا ہے۔ اور حق کے راستے کو کتنا صاف کردیا ہے۔

(اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ علیٰ مطاعہ)

جو ناظرین ان تینوں طریقوں سے اسلام اور عیسائیت اور اسلام اور اوہر دھرم کا تفصیلی مقابلہ دیکھنا چاہیں۔ وہ حضور کی تصنیف نسیم دعوت ملاحظہ فرماکر محظوظ ہوں۔

(۵)

پانچواں اصل روحانی مقابلہ سے زندہ مذہب کی پہچان کا ہے۔

زندہ مذہب سے مراد وہ مذہب ہے۔ جس کے پیروؤں سے اللہ تعالےٰ کا تعلق ہے۔ وہ مذہب انسان کو خدا تک پہنچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتیں اس مذہب کے متبعین کے شامل حال ہوتی ہیں۔

خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ مخالفین سے ان کا مقابلہ پیش آئے۔

دنیا میں اور خصوصاً مذہبی مباحثات میں اس قدر لفاظی اور چالاکی اور تحریف اور مکاری کا بازار گرم ہے۔ کہ طالب حق بعض اوقات یا تو دھوکا کھاجاتا ہے یا پھر سب کو دھوکہ باز سمجھنے لگتا ہے۔ یا لفاظیوں پر مطمئن نہیں ہوتا۔ اور کوئی اور طریقہ فیصلہ کا چاہتا ہے۔ جو انسانی ہاتھوں اور زبانوں سے بالاتر ہو۔ یہ پر امن فیصلہ کا طریقہ بھی حضرت مسیح موعودؑ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور وہ دو صورت میں ہے۔

(ایک) وہ راستہ جس سے زندہ مذہب کے پیروکاروں سے اللہ تعالےٰ کی نصرت اور رحمت کا تعلق ظاہر ہوتا ہے

(دوسرا) وہ طریقہ جس سے زندہ مذہب کے مخالفوں پر ناراضگی اور غضب اور بے تعلقی کا اظہار ہوتا ہے۔

پہلے طریقہ میں یہ فرمایا کہ کچھ خطرناک بیمار لیکر بطور قرعہ اندازی فریقین میں تقسیم کردئے جاویں اور فریقین اپنے خدا سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ پس جس فریق کے بیمار اچھے ہو جاویں یا دوسرے کے بالمقابل ان کی عمر زیادہ کی جاوے وہ فریق غالب ہے۔

ایسے مقابلہ کا حضرت مسیح موعود نے خود اپنے زمانہ میں اور ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے بذریعہ تحریر و تقریر جملہ مذاہب کو آج کل چیلنج دے رکھا ہے۔ اگر کوئی اہل مذاہب اپنا تعلق خدا تعالےٰ سے رکھنے کے مدعی ہیں تو اب وقت ہے کہ میدان میں نکلیں۔

دوسرا طریقہ۔ مقابلہ کا مباہلہ ہے۔ یعنی ایک میدان میں فریقین جمع ہوں اور پہلے ایک دوسرے کے دلائل سننے کے بعد عاجزی سے اپنے خدا کے حضور درخواست کریں۔ کہ جو فریق جھوٹا ہو اس پر ایک سال کے اندر لعنت کی مار کر۔

اس پر سب لوگ آمین کہیں اور ایک سال میں جس فریق پر عذاب الٰہی کے آثار ظاہر ہو جائیں وہ فریق مغلوب اور ناحق پر سمجھا جاوے۔ یہ وہ طریقہ مذاہب کی جنگ کا ہے۔ جس میں کسی فساد کسی فتنے اور کسی شرارت کا خطرہ نہیں۔ بلکہ فیصلہ صرف اس مقتدر خدا کے ہاتھ میں ہوتا ہے جس خدا کی طرف ہر مدعی مذہب اپنے مذہب کو منسوب کرتا ہے۔

اب میں ناظرین سے پوچھتا ہوں کہ یہ پانچ اصول جو میں نے حضرت مسیح موعود کے پیش کردہ آپ کے سامنے رکھے ہیں کیا یہ دنیا کے امن کے قیام کے بہترین ممد نہیں ہیں؟ کیا یہ مذاہب کے آپس کے فیصلہ کے لئے بہترین حل نہیں ہیں؟ کیا یہ انسان کو اخلاقی ترقی اور مذہبی صلح کاری اور سچی بے تعصبی کی شاہراہ پر نہیں لیجاتے؟ کیا یہ ثابت نہیں کرتے کہ ان کا پیش کرنے والا کس قدر عالی دماغ اور صحیح الخیال اور روح القدس سے تائید یافتہ شخص ہے۔ نہیں بلکہ یہی وہ حکم اور عدل ہے جو مختلف قوموں اور مختلف مذہبوں کو ایک نقطہ پر جمع کرنے کے لئے ازل سے مقدر ہے۔ خواہ لوگ آج اس کے قائم کردہ اصولوں کو نہ مانیں مگر وہ زمانہ دور نہیں۔ جبکہ آنے والی نسلیں ان باتوں کو اپنی آنکھوں پر رکھینگے اور ان ہدایتوں کو اپنا شاہراہ عمل قرار دیں گے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَالسَّلَام

خاکسار محمد اسمٰعیل (ڈاکٹر)

حوادثات سے محفوظ رہنے کا علاج

ناظرین اخبارات سے مخفی نہیں کہ آجکل اہل دنیا کس طرح اضطراب اور بے چینی کا شکار ہو رہے ہیں۔ کوئی ایسا ملک نہیں جو امن سے زندگی بسر کر رہا ہو۔ کوئی علاقہ نہیں جس میں آہوں اور نالوں کا شور سنائی نہ دیتا ہو۔ کوئی شہر ایسا نہیں جو فتنہ و شر سے خالی ہو۔ غرضکہ

ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر مے بینم

جدھر نظر اٹھاؤ۔ تباہی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ غضب الٰہی کی آگ اکناف عالم میں بھڑکی ہوئی ہے۔ اور لوگ انواع و اقسام کے عذاب اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں قسم قسم کی وباؤں میں گرفتار ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے بھائی ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر پیوند خاک ہو گئے۔ مگر کوئی غم نہیں۔ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے اعزا و اقارب کو دفن کرتے ہیں۔ مگر چہروں پر کوئی حزن کے آثار نہیں۔ عالم میں آئے دن ایسے ہولناک حوادثات ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ جن سے آنکھیں ناواقف تھیں کان ناآشنا تھے۔ قسم قسم کے امراض ملک کو کھا رہے ہیں۔ اور رنگارنگ کے عذاب اپنا خیمہ لگائے ہوئے ہیں اگر آج باد صرصر کے طوفان نے کسی جگہ قیامت برپا کی ہے تو دوسری جگہ آتش فشاں پہاڑ اپنی آتش فشانی سے موت کا پیالہ پلا رہا ہے۔ اور تیسری جگہ زلزلہ قیامت کا نمونہ دکھا رہا ہے۔ اگر ایک جگہ ہیضہ نفوس کا شکار کر رہا ہے تو دوسری جگہ طاعون وہ کارہائے نمایاں دکھا رہی ہے کہ لوگ وحشیانہ حالت میں گاؤں کو چھوڑ کر جنگلوں میں بسیرا کر رہے ہیں۔ اہل دانش گھبرا رہے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ اس کا سبب اور باعث کیا چیز ہے۔ جو اس قدر تباہی دنیا میں ہو رہی ہے۔

کوئی سال خالی نہیں گزرتا مگر اس میں لکھوکھا جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کوئی مہینہ ایسا نہیں گذرتا مگر اس میں کوئی نہ کوئی عبرت انگیز واقعہ ضرور ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ پچھلے سال جاپان میں زلزلے نے پھر گذشتہ چند مہینوں میں جو طاعون سے جانیں ہلاک ہوئیں وہ لکھوکھا کی تعداد میں ہیں۔ ابھی چند روز ہوئے کہ بریلی کے نزدیک ایک ایسا طوفان باد آیا جس سے ریل گاڑی کے دو ڈبے جبکہ وہ دریا کو عبور کر رہی تھی۔ الگ ہو کر دریا برد ہو گئے۔ بہت سے مرد عورتیں ڈبوں کے بوجھ تلے دب کر ہمیشہ کے لئے پیوند خاک ہو گئے۔ یہ سانحہ جانکاہ ابھی لوگوں کے دلوں سے محو نہیں ہونے پایا تھا کہ ضلع ہردوئی میں آگ کی ایسی قیامت خیز آندھی چلی کہ تین گاؤں کے انسان حیوان درخت اور جملہ ضروریات زندگی کے سامان کو جلا کر خاکستر کا ڈھیر بنا گئی۔ اگر قسمت سے کوئی زندہ رہ بھی گیا تو شکل سے بے شکل ہو گیا۔ وہ آندھی نہیں بلکہ قہر خدا تھی۔ ابھی یہ ماجرا آنکھوں کے سامنے ہی تھا کہ فوراً تیسری شدنی دریائے موتا چل کے نزدیک پہاڑ کے چلنے کا ظہور پذیر ہوا اور اس جگہ پر جو اس نے چھوڑی ہے۔ بڑے بڑے مہیب اور عمیق غار پیدا ہو گئے ہیں۔

عزیزو! جانتے ہو کہ ان سنسنی خیز اور وحشت انگیز عذابوں کے آنے کی وجہ اور باعث کیا چیز ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگوں کی بداعمالی کا نتیجہ ہے۔ لوگوں نے اقرار کیا اور ان کے دلوں نے محسوس کر لیا کہ واقعی یہ جو کچھ بھی ظاہر ہو رہا ہے یہ ہمارے گناہوں کا نتیجہ ہے اور یہ خدا تعالےٰ کا عذاب ہے جو مختلف رنگوں میں ظاہر ہو رہا ہے۔

اخبار وکیل مورخہ ۲۲ رمئی ۱۹۲۴ء میں ایک مضمون بعنوان "قیامت نزدیک آرہی ہے" شائع ہوا ہے۔ جس میں نامہ نگار نے مذکورہ بالا تین واقعات کا ذکر کر کے لکھا ہے۔ کہ

"یہ سب کچھ ہمارے ہی بداعمالی کا نتیجہ ہے۔ جو ہمیں اپنے گناہوں سے تائب ہونے کے لئے آئندہ کے واسطے عبرت دلاتا ہے۔ ہماری ہی شامت اعمال سے کہیں بھونچال ہے تو کہیں سیلاب کہیں طاعون ہے تو کہیں ہیضہ کیا یہ تمام عذاب الٰہی نہیں"

یہ سب کچھ سچ ہے۔ مگر یاد رکھو۔ کہ سنت اللہ میں یہ امر بھی داخل ہے۔ کہ وہ انواع و اقسام کے عذابوں کے بھیجنے سے پیشتر ایک "مذکر"۔ نذیر۔ رسول۔ نبی مبعوث کیا کرتا ہے۔ جو لوگوں کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کرتا ہے اور غفلت کی نیند سونے والوں کو جگاتا اور عذاب الٰہی سے ڈراتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور وہ آئندہ آنے والے واقعات کی پہلے سے خبر دیدیتا ہے۔ مگر جب لوگ خدا تعالےٰ کے رسول مقرب و نجیب کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ نہیں سنتے اور ان پر عمل نہیں کرتے۔ بلکہ اس سے استہزاء اور ہنسی و تمسخر کرتے ہیں۔ اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ جو سب سے غیور ہے جب اپنے بندے کی ہتک ہوتی دیکھتا ہے۔ تو اس کا سمندر غیرت جوش میں آکر بہت سی وہ انواع و اقسام کے امراض اور وبائیں اور عذاب

دنیا میں نازل فرماتا ہے۔ تاکہ زمین کو ان تمام گندے وجودوں سے پاک و صاف کر دے۔ جنہوں نے اس کے نبی و رسول کی ہتک کی اور اس کا انکار کیا۔

قرآن مجید پر غور کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کہ ہماری صفت معذب اسی وقت ظہور کرتی ہے۔ جبکہ ہم کوئی رسول مبعوث کر لیتے ہیں۔ گویا کہ اس آیت میں خداتعالیٰ نے انسانوں کو یہ بتایا ہے کہ اگر تم دنیا میں قسم قسم کے عذاب دیکھو جو عالمگیر عذاب ہوں تو یقیناً جان لو۔ کہ اس وقت خداتعالیٰ کی طرف سے کوئی سچا رسول مبعوث ہو چکا ہے کیونکہ اگر بغیر رسول بھیجنے کے خداتعالیٰ عذاب دے تو وہ عذر کر سکتے ہیں۔ کہ ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایاتک من قبل ان نذل و نخزیٰ (طٰہٰ) کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہم تیرے حکم پر چلتے۔

پس یہ قیامت خیز حوادثات بزبان حال پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اس وقت دنیا میں ایک عظیم الشان انسان پیدا ہو چکا ہے۔ جس کے کفر و انکار کی وجہ سے زمین و آسمان میں یہ تغیر عظیم واقع ہوا ہے۔ کہ گویا زمین و آسمان تبدیل ہو گئے ہیں۔

اے قرآن مجید کے پڑھنے والو سوچو تو سہی کہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ خداتعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کو تبدیل کر دیتا۔ اور لاکھوں کروڑوں نفوس کو بغیر کسی نذیر اور رسول کے بھیجنے کے تباہ کر دیتا۔ ہمارا پیارا رب رحیم ظالم نہیں ہے۔ اس نے اس زمانہ میں بھی دنیا کی حالت پر رحم کھا کر ایک رسول سرزمین ہند میں مبعوث کیا۔ جس نے اپنی تمام زندگی لوگوں کی خیر خواہی کے لئے وقف کر دی۔ وہ لوگوں کے آرام کی خاطر راتوں کو جاگا۔ اور اپنے اوپر ہر ایک قسم کی بلائیں اور مصیبتیں لیں۔ مگر انہوں نے اُسے گالیاں دیں۔ اور اپنا دشمن سمجھا۔ وہ ان کے لئے خداتعالیٰ کے حضور رو دیا۔ مگر وہ اس پر ہنسا کئے۔ اس نے ان کے بچاؤ کی باتیں بتائیں۔ مگر انہوں نے انکو موجب ہلاکت خیال کیا۔ اس نے ان کے لئے ایک کشتی طیار کی اور لوگوں کو پکارا۔ کہ آؤ اگر تم نجات پانا چاہتے ہو۔ تو اس کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ مگر انہوں نے کہا کہ یہ کشتی نہیں بلکہ تباہ و برباد کرنے کا سامان ہے۔ جب لوگوں کی ایذائیں حد سے بڑھ گئیں اور دشنام دہی اور سب و شتم انتہا کو پہونچ گئی۔ تب خداتعالیٰ نے اپنے بندے کے ذریعہ جو دنیا پر پہلے سے ظاہر کیا تھا پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے سے یہ کہا تھا۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔"

پھر اس کے بندے نے ان مصائب کے آنے سے پیشتر بتایا تھا۔ کہ

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کے نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلینگی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی نہیں آئی ہو گی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورتیں پیدا ہونگی۔ .... کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے محفوظ رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اسدن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

حقیقۃ الوحی ص ۲۵۶-۲۵۷

پس اے دنیا سے پیار کرنے والو۔ دنیا کی کوئی چیز تمہیں ان عذابوں سے نہیں بچا سکتی اور نہ ہی کوئی تمہاری تدبیر کارگر ہو سکتی ہے۔ کہ تم ان آفات سے محفوظ ہو جاؤ۔ دنیا سے دل مت لگاؤ۔ دنیا آنی فانی ہے ہمیشگی کا گھر نہیں۔ امن کی جگہ نہیں۔

قابل سیر نہیں گلشن دنیائے دنی
شاہد گل ہے جہاں خاک بسر خانہ کے پاس

پہلے لوگوں کے حالات سے عبرت پکڑو۔ دنیا ایک مردار کی طرح ہے۔ پس تم کتوں اور چیلوں کی طرح اسیر نہ گردو۔ قرآن مجید پر غور کرو۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ کیوں بیان کیا گیا۔ اس سے غرض صرف قصہ بیان کرنا نہیں تھا۔ بلکہ اسمیں نصیحت کیگئی تھی۔ کہ اگر تم بھی خداتعالیٰ کے کسی ہادی کا انکار کروگے تو تم بھی پانی کے طوفان سے ہلاک کئے جاؤگے۔ اسیطرح حضرت لوط کا واقعہ بیان کرنے سے محض قصہ گوئی مقصود نہیں تھی۔ بلکہ اسمیں بتایا گیا تھا

قوم عاد اور ثمود کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا تھا۔ کہ محض حکایت بیان کی جاوے۔ بلکہ اس کے بیان کرنے سے یہ سمجھانا مدنظر تھا۔ کہ اگر تم بھی خداتعالیٰ کے کسی نبی کا انکار کروگے تو تمہیں بھی ہوا کے طوفانوں اور زلزلوں سے ہلاک کیا جائیگا اسی طرح بنی اسرائیل پر طاعون کے بھیجنے کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ اگر تم نے بھی کسی رسول کا انکار کیا تو تم پر طاعون مسلط کی جائیگی۔

اے دوستو! وہ مسیح موعود جس کے دیکھنے کے لئے خداتعالیٰ کے مقربین اور محبوبین اور اس کے برگزیدہ بندے اور اس سے تعلق رکھنے والے ترستے رہگئے۔ اور دعائیں کرتے اور دلوں میں یہ خواہش لئے دنیا سے گذر گئے۔ کہ کاش ہمیں مسیح موعود کا زمانہ ملجائے۔ وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء آگیا۔ مگر تم سوئے رہے۔

پس تم یاد رکھو اور کان کھولکر سنلو کہ اب حوادثات سے بچنے کا علاج سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ تم خداتعالیٰ کے پیارے رسول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آؤ۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اس کی ان نصائح کو قبول کرو۔ جو اس نے پہلے سے تمہیں کہی تھیں اس نے کہا تھا کہ ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

اے ہموطن پیارو! اب اس میں کیا شبہ رہا۔ کہ واقعی یہ زمانہ مسیح موعود کا ہی ہے۔ لوگ پکار اٹھے ہیں کہ "قیامت نزدیک آرہی ہے" اور قیامت سے پہلے مسیح موعود کا آنا بھی تو ضروری ہے۔ پس وہ مسیح موعود آچکا۔ جس نے بیانگ دہل منادی کی ؎

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

اے عزیزو! خداتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔ خداتعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ اور آنکھ کے پانی سے اس کا علاج کرو۔ اور راتوں کو جاگو۔ اور اس کے حضور عاجزی سے گڑگڑاؤ۔ اور گذشتہ گناہوں سے تائب اور شرمسار ہو کر خداتعالیٰ کے حضور بخشش کے خواہاں بنو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔

یاد رکھو کہ ؎

رحمت حق کے لئے نذر نہیں اور کوئی
شرم عصیاں کے سوا جان گنہگار کے پاس

خاکسار

خادمکم جلال الدین شمس (مولوی فاضل)

از احمدیہ دارالتبلیغ آگرہ

دنیا میں نازل فرماتا ہے۔ تاکہ زمین کو ان تمام گندے وجودوں سے پاک و صاف کردے۔ جنہوں نے اس کے نبی و رسول کی ہتک کی اور اس کا انکار کیا۔

قرآن مجید پر غور کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کہ ہماری صفت مُعذِّب اسی وقت ظہور کرتی ہے۔ جبکہ ہم کوئی رسول مبعوث کر لیتے ہیں۔ گویا کہ اس آیت میں خداتعالےٰ نے انسانوں کو یہ بتایا ہے کہ اگر تم دنیا میں قسم قسم کے عذاب دیکھو جو عالمگیر عذاب ہوں تو یقیناً جان لو۔ کہ اس وقت خداتعالےٰ کی طرف سے کوئی سچا رسول مبعوث ہو چکا ہے کیونکہ اگر بغیر رسول بھیجنے کے خداتعالےٰ عذاب دے تو وہ عذر کر سکتے ہیں۔ کہ ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع اٰیاتک من قبل ان نذل و نخزیٰ (طہٰ) کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہم تیرے حکم پر چلتے۔

پس یہ قیامت خیز حوادثات بزبان حال پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اس وقت دنیا میں ایک عظیم الشان انسان پیدا ہو چکا ہے۔ جس کے کفر و انکار کی وجہ سے زمین و آسمان میں یہ تغیر عظیم واقع ہوا ہے۔ کہ گویا زمین و آسمان تبدیل ہو گئے ہیں۔

اے قرآن مجید کے پڑھنے والو سوچو تو سہی کہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ خداتعالےٰ اپنی سنت قدیمہ کو تبدیل کر دیتا۔ اور لاکھوں کروڑوں نفوس کو بغیر کسی نذیر اور رسول کے بھیجنے کے تباہ کر دیتا۔ ہمارا پیارا رب رحیم ظالم نہیں ہے۔ اس نے اس زمانہ میں بھی دنیا کی حالت پر رحم کھا کر ایک رسول سرزمین ہند میں مبعوث کیا۔ جس نے اپنی تمام زندگی لوگوں کی خیر خواہی کے لئے وقف کر دی۔ وہ لوگوں کے آرام کی خاطر راتوں کو جاگا۔ اور اپنے اوپر ہر ایک قسم کی بلائیں اور مصیبتیں لیں۔ مگر انہوں نے اسے گالیاں دیں۔ اور اپنا دشمن سمجھا۔ وہ ان کے لئے خداتعالےٰ کے حضور رو دیا کیا۔ مگر وہ اس پر ہنسا کئے۔ اس نے ان کے بچاؤ کی باتیں بتائیں۔ مگر انہوں نے انکو موجب ہلاکت خیال کیا۔ اس نے ان کے لئے ایک کشتی طیار کی اور لوگوں کو پکارا۔ کہ آؤ اگر تم نجات پانا چاہتے ہو۔ تو اس کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ مگر انہوں نے کہا کہ یہ کشتی نہیں بلکہ تباہ و برباد کرنے کا سامان ہے۔ جب لوگوں کی ایذائیں حد سے بڑھ گئیں اور دشنام دہی اور سب و شتم انتہا کو پہونچ گئی۔ تب خداتعالےٰ نے اپنے بندے کے ذریعہ جو دنیا پر پہلے سے ظاہر کیا تھا پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے سے یہ کہا تھا۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا"

پھر اس کے بندے نے ان مصائب کے آنے سے پیشتر بتایا تھا۔ کہ

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئینگے۔ اور بعض ان میں قیامت کے نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلینگی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورتیں پیدا ہونگی۔ .... کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے محفوظ رہوگے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اسدن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھوگے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶-۲۵۷

پس اے دنیا سے پیار کرنے والو۔ دنیا کی کوئی چیز تمہیں ان عذابوں سے نہیں بچا سکتی اور نہ ہی کوئی تمہاری تدبیر کارگر ہو سکتی ہے۔ کہ تم ان آفات سے محفوظ ہو جاؤ۔ دنیا سے دل مت لگاؤ۔ دنیا آنی فانی ہے ہمیشگی کا گھر نہیں۔ امن کی جگہ نہیں۔

قابل سیر نہیں گلشن دنیائے دنی
شاہد گل ہے جہاں خاک بسر خانہ کے پاس

پہلے لوگوں کے حالات سے عبرت پکڑو۔ دنیا ایک مردار کی طرح ہے۔ پس تم کتوں اور چیلوں کی طرح اسیر نہ گردو۔ قرآن مجید پر غور کرو۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ کیوں بیان کیا گیا۔ اس سے غرض صرف قصہ بیان کرنا نہیں تھا۔ بلکہ اسمیں نصیحت کیگئی تھی۔ کہ اگر تم بھی خداتعالےٰ کے کسی ہادی کا انکار کروگے تو تم بھی پانی کے طوفان سے ہلاک کئے جاؤ گے۔ اسیطرح حضرت لوط کا واقعہ بیان کرنے سے محض قصہ گوئی مقصود نہیں تھی۔ بلکہ اسمیں بتایا گیا تھا

قوم عاد اور ثمود کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا تھا۔ کہ محض حکایت بیان کی جائے۔ بلکہ اس کے بیان کرنے سے یہ سمجھانا مدنظر تھا۔ کہ اگر تم بھی خداتعالےٰ کے کسی نبی کا انکار کروگے تو تمہیں بھی ہوا کے طوفانوں اور زلزلوں سے ہلاک کیا جائیگا اسی طرح بنی اسرائیل پر طاعون کے بھیجنے کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ اگر تم نے بھی کسی رسول کا انکار کیا تو تم پر طاعون مسلط کی جائیگی۔

اے دوستو! وہ مسیح موعود جس کے دیکھنے کے لئے خداتعالےٰ کے مقربین اور محبوبین اور اس کے برگزیدہ بندے اور اس سے تعلق رکھنے والے ترستے رہے۔ اور دعائیں کرتے اور دلوں میں یہ خواہش لئے دنیا سے گذر گئے۔ کہ کاش ہمیں مسیح موعود کا زمانہ ملجائے۔ وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء آگیا۔ مگر تم سوئے رہے۔

پس تم یاد رکھو اور کان کھولکر سنلو کہ اب حوادثات سے بچنے کا علاج سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ تم خداتعالےٰ کے پیارے رسول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آؤ۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اس کی ان نصائح کو قبول کرو۔ جو اس نے پہلے سے تمہیں کہی تھیں اس نے کہا تھا کہ ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

اے ہموطن پیارو! اب اس میں کیا شبہ رہا۔ کہ واقعی یہ زمانہ مسیح موعود کا ہی ہے۔ لوگ پکار اٹھے ہیں کہ "قیامت نزدیک آرہی ہے" اور قیامت سے پہلے مسیح موعود کا آنا بھی تو ضروری ہے۔ پس وہ مسیح موعود آچکا۔ جس نے ببانگ دہل منادی کی ؎

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

اے عزیزو! خداتعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔ خداتعالےٰ غفور الرحیم ہے۔ اور آنکھ کے پانی سے اس کا علاج کرو۔ اور راتوں کو جاگو۔ اور اس کے حضور عاجزی سے گڑگڑاؤ۔ اور گذشتہ گناہوں سے تائب اور شرمسار ہو کر خداتعالےٰ کے حضور بخشش کے خواہاں بنو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔

یاد رکھو کہ ؎

رحمت حق کے لئے نذر نہیں اور کوئی
شرم عصیاں کے سوا جان گنہگار کے پاس

خاکسار

خادمکم جلال الدین شمس (مولوی فاضل)

از احمدیہ دار التبلیغ آگرہ

دنیا میں نازل فرماتا ہے۔ تاکہ زمین کو ان تمام گندے وجودوں سے پاک و صاف کر دے۔ جنہوں نے اس کے نبی و رسول کی ہتک کی اور اس کا انکار کیا۔

قرآن مجید پر غور کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کہ ہماری صفت مُعذِّب اسی وقت ظہور کرتی ہے۔ جبکہ ہم کوئی رسول مبعوث کر لیتے ہیں۔ گویا کہ اس آیت میں خدا نے انسانوں کو یہ بتایا ہے کہ اگر تم دنیا میں قسم قسم کے عذاب دیکھو جو عالمگیر عذاب ہوں تو یقیناً جان لو۔ کہ اس وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی سچا رسول مبعوث ہو چکا ہے کیونکہ اگر بغیر رسول بھیجنے کے خدا تعالےٰ عذاب دے تو وہ عذر کر سکتے ہیں۔ کہ ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع اٰیاتك من قبل ان نذل و نخزیٰ (طٰہٰ) کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہم تیرے حکم پر چلتے۔

پس یہ قیامت خیز حوادثات بزبان حال پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اس وقت دنیا میں ایک عظیم الشان انسان پیدا ہو چکا ہے۔ جس کے کفر و انکار کی وجہ سے زمین و آسمان میں یہ تغیر عظیم واقع ہوا ہے۔ کہ گویا زمین و آسمان تبدیل ہو گئے ہیں۔

اے قرآن مجید کے پڑھنے والو سوچو تو سہی کہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ خدا تعالےٰ اپنی سنت قدیمہ کو تبدیل کر دیتا۔ اور لاکھوں کروڑوں نفوس کو بغیر کسی نذیر اور رسول کے بھیجنے کے تباہ کر دیتا۔ ہمارا پیارا رب رحیم ظالم نہیں ہے۔ اس نے اس زمانہ میں بھی دنیا کی حالت پر رحم کھا کر ایک رسول سرزمین ہند میں مبعوث کیا۔ جس نے اپنی تمام زندگی لوگوں کی خیر خواہی کے لئے وقف کر دی۔ وہ لوگوں کے آرام کی خاطر راتوں کو جاگا۔ اور اپنے اوپر ہر ایک قسم کی بلائیں اور مصیبتیں لیں۔ مگر انہوں نے اُسے گالیاں دیں۔ اور اپنا دشمن سمجھا۔ وہ ان کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور رو دیا کیا۔ مگر وہ اس پر ہنسا کئے۔ اس نے ان کے بچاؤ کی باتیں بتائیں۔ مگر انہوں نے انکو موجب ہلاکت خیال کیا۔ اس نے ان کے لئے ایک کشتی طیار کی اور لوگوں کو پکارا۔ کہ آؤ اگر تم نجات پانا چاہتے ہو۔ تو اس کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ مگر انہوں نے کہا کہ یہ کشتی نہیں بلکہ تباہ و برباد کرنے کا سامان ہے۔ جب لوگوں کی ایذائیں حد سے بڑھ گئیں اور دشنام دہی اور سب و شتم انتہا کو پہونچ گئی۔ تب خدا تعالےٰ نے اپنے بندے کے ذریعہ جو دنیا پر پہلے سے ظاہر کیا تھا پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے سے یہ کہا تھا۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔"

پھر اس کے بندے نے ان مصائب کے آنے سے پیشتر بتایا تھا۔ کہ

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئینگے۔ اور بعض ان میں قیامت کے نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلینگی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورتیں پیدا ہونگی۔ .... کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے محفوظ رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اسدن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

حقیقۃ الوحی ص۲۵۶-۲۵۷

پس اے دنیا سے پیار کرنے والو۔ دنیا کی کوئی چیز نہیں ان عذابوں سے نہیں بچا سکتی اور نہ ہی کوئی تمہاری تدبیر کارگر ہو سکتی ہے۔ کہ تم ان آفات سے محفوظ ہو جاؤ۔ دنیا سے دل مت لگاؤ۔ دنیا آنی فانی ہے ہمیشگی کا گھر نہیں۔ امن کی جگہ نہیں۔

قابل سیر نہیں گلشن دنیائے دنی
شاہد گل ہے جہاں خاک بسر خانے کے پاس

پہلے لوگوں کے حالات سے عبرت پکڑو۔ دنیا ایک مردار کی طرح ہے۔ پس تم کتوں اور چیلوں کی طرح اسیر نہ کرو۔ قرآن مجید پر غور کرو۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ کیوں بیان کیا گیا۔ اس سے غرض صرف قصہ بیان کرنا نہیں تھا۔ بلکہ اسمیں نصیحت کیگئی تھی۔ کہ اگر تم بھی خدا تعالےٰ کے کسی ہادی کا انکار کرو گے تو تم بھی پانی کے طوفان سے ہلاک کئے جاؤ گے۔ اسیطرح حضرت لوط کا واقعہ بیان کرنے سے محض قصہ گوئی مقصود نہیں تھی۔ بلکہ اسمیں بتایا گیا تھا

قوم عاد اور ثمود کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا تھا۔ کہ محض حکایت بیان کی جائے۔ بلکہ اس کے بیان کرنے سے یہ سمجھانا مد نظر تھا۔ کہ اگر تم بھی خدا تعالےٰ کے کسی نبی کا انکار کرو گے تو تمہیں بھی ہوا کے طوفانوں اور زلزلوں سے ہلاک کیا جائیگا اسی طرح بنی اسرائیل پر طاعون کے بھیجنے کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ اگر تم نے بھی کسی رسول کا انکار کیا تو تم پر طاعون مسلط کی جائیگی۔

اے دوستو! وہ مسیح موعود جس کے دیکھنے کے لئے خدا کے مقربین اور محبوبین اور اس کے برگزیدہ بندے اور اس سے تعلق رکھنے والے ترستے رہے۔ اور دعائیں کرتے اور دلوں میں یہ خواہش لئے دنیا سے گذر گئے۔ کہ کاش ہمیں مسیح موعود کا زمانہ ملجائے۔ وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء آگیا۔ مگر تم سوئے رہے۔

پس تم یاد رکھو اور کان کھولکر سنلو کہ اب حوادثات سے بچنے کا علاج سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ تم خدا کے پیارے رسول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آؤ۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اس کی ان نصائح کو قبول کرو۔ جو اس نے پہلے سے تمہیں کہی تھیں اس نے کہا تھا کہ ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

اے ہموطن پیارو! اب اس میں کیا شبہ رہا۔ کہ واقعی یہ زمانہ مسیح موعود کا ہی ہے۔ لوگ پکار اٹھے ہیں کہ "قیامت نزدیک آرہی ہے" اور قیامت سے پہلے مسیح موعود کا آنا بھی تو ضروری ہے۔ پس وہ مسیح موعود آچکا۔ جس نے بیا تنگ دہل منادی کی ؎

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

اے عزیزو! خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔ خدا تعالےٰ غفور الرحیم ہے۔ اور آنکھ کے پانی سے اس کا علاج کرو۔ اور راتوں کو جاگو۔ اور اس کے حضور عاجزی سے گڑگڑاؤ۔ اور گذشتہ گناہوں سے تائب اور شرمسار ہو کر خدا تعالےٰ کے حضور بخشش کے خواہاں بنو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔

یاد رکھو۔ کہ ؎

رحمت حق۔ کے لئے نذر نہیں اور کوئی
شرم عصیاں کے سوا جان گنہگار کے پاس

خاکسار

خادمکم جلال الدین شمس (مولوی فاضل)

از احمدیہ دارالتبلیغ آگرہ

میرے بچے عبدالقادر مظفر کو خدا تعالیٰ نے بلا لیا

عزیزی عبدالقادر مظفر (جو میرا ساتواں بیٹا تھا) ۲ رجون ۱۹۲۳ء کو بروز دو شنبہ ۲ بجے کے قریب اللہ تعالیٰ کے حضور بلایا گیا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم ۲۵ رنومبر ۱۹۱۷ء بروز یک شنبہ ۲ بجے دن کے پیدا ہوا تھا۔ اور اس لحاظ سے اس کی عمر چھ سال ۶ ماہ اور ۷ یوم کی تھی۔ عید سے ایک روز پیشتر بخار سے بیمار ہوا اور اس کے ساتھ سر درد کا شدید حملہ رہا۔ درمیان میں افاقہ بھی ہو جاتا رہا۔ لیکن گذشتہ دو ہفتہ سے بخار لازم ہو گیا اور آخر وہ وقت آ گیا۔

جو ہم سب کے لئے مقدر ہے

اللہ تعالیٰ جو انسان کے مخفی در مخفی جذبات اور خیالات کا علیم ہے۔ جانتا ہے کہ ہر چند مظفر مجھے بہت عزیز تھا لیکن بلانے والا سب سے پیارا ہے۔ یہ نعمت میں نے قادیان میں رہ کر پائی ہے۔

اس کی موت میرے لئے ایک آنی تغیر سے زیادہ کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ خصوصاً اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ ایسے بچے فرط ہوتے ہیں۔

اسکی علالت کے ایام میں اور اس کی موت پر جن احباب نے میرے ساتھ عملی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے جس اعلیٰ ہمدردی اور دلی خیر خواہی کا عملی نمونہ اس بچہ کی علالت میں دکھایا ہے۔ اس نے میری کوفت اور رنج کو خوشی سے تبدیل کرنے میں اور خدا تعالیٰ پر ایک لذیذ ایمان اور اس کی مقادیر سے مسالمت کے لئے بہت بڑی مدد دی ہے۔ وہ گھنٹوں اس کے علاج میں ایک پر سکون اطمینان اور حوصلہ سے اس کے سرھانے بیٹھے رہے ہیں۔ ان کے قلب کی کیفیت کا اثر میرے دل پر پڑتا تھا۔ انہوں نے آرام کے لئے رخصت لی ہوئی تھی۔ مگر مظفر کے علاج کے لئے انہوں نے آرام اور فرصت کو قربان کر دیا اور میں اس کو بہت بڑی نعمت ان ایام میں یقین کرتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی معیت نے ایک خاص روحانیت انہیں پیدا کر دی ہے۔ میں بلا تکلف کہتا ہوں۔ کہ میرے حوصلہ ہمت اور امید میں ان کی صحبت سے بہت تقویت ہوئی۔ میں ڈاکٹر صاحب کے اخلاق کا تذکرہ کسی دوسرے وقت تفصیل سے انشاء اللہ محض اس لئے کرونگا۔ کہ طبیب اور ڈاکٹر کے فرائض اور اعمال کا پتہ لگے۔ ایسا ہی میں اپنے دل میں اس امر کے اظہار کا بھی جوش پاتا ہوں۔ کہ برادر مکرم بھائی محمود احمد صاحب میڈیکل پریکٹشنر اور صوفی یعقوب علی کمپونڈر اور خانصاحب عبدالعزیز خانصاحب نمبردار کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے اس ابتلا میں میرے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا حق ادا کیا۔

انہوں نے رات کو رات اور دن کو دن نہیں سمجھا۔ اور بچہ کی ہر طرح خدمت اور علاج میں مصروف رہے۔ اپنے مکرم بھائی مفتی فضل الرحمٰن صاحب کا شکریہ کروں۔ مجھے ڈر ہے تکلف نہ ہو۔ وہ قریباً تیس برس سے میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ انہوں نے میرے خاندان کے علاج معالجہ میں اپنی آسائشوں اور مفاد کو قربان کیا ہے۔ اور بہت سے دوست ہیں کہ ان کی مہربانیاں میرے غم کو غلط کرنے میں معین رہی ہیں۔ مگر یہ سب برکات یہ سب فیوض اس ایک وجود کے طفیل سے ہیں۔ جو

آج خدا کے فضل سے ہمارا امام ہے

آج اسی کی ہمدردی اور غمگساری نے یہ روح پیدا کی ہے میں دلی شعور اور یقین سے جانتا ہوں کہ باوجود خود بیمار ہونے کے وہ میرے بچہ کو نہیں بھولا۔ اور حضرت ام المومنین اور آپ کے خاندان نے دعاؤں سے میری مدد کی۔ میں ان کی دعاؤں کی قبولیت کو بچشم خود دیکھتا ہوں۔ جو صبر اور استقامت مجھے پیارے عبدالقادر مظفر کی وفات کیساتھ ہی نصیب ہوئی ہے۔ وہ اسی کا نتیجہ ہے۔ اور ایسے دوستوں کا میسر آنا اسی کے مسیحی نفس کی تطہیر کا ایک ثمرہ ہے۔

بہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس خبر کا اعلان اس لئے کر رہا ہوں۔ کہ ایڈیٹر الحکم اپنے ناظرین اخبار کے کنبہ کا ایک ممبر ہے۔ اور اس کی زندگی کے نشیب و فراز کسی نہ کسی حیثیت سے اس کے ناظرین سے تعلق رکھتے ہیں مظفر فوت ہو گیا۔ اور اپنی یاد ہمارے دل میں اور تصویر آنکھوں میں چھوڑ گیا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے ہم سب کے لئے فرط بنا دے۔ اور ہمارے قلوب میں اس سکینت اور صبر کی رو پیدا کرے۔ جو خدا کے مقادیر سے کامل صلح اور پوری رضا کا صحیح اور مکمل نمونہ ہو۔

میرے مکرم بھائی قاضی اکمل صاحب نے تعزیت کا ایک خط لکھا ہے۔ میں اسے اس لئے درج کرتا ہوں کہ ان کی محبت و اخلاص کی ایک جھلک ہے۔ اور میں انہیں اور تمام دوستوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور غریب نوازی سے مجھے حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے نمونے اس معاملہ میں دیکھنے کا موقعہ دیا۔ اور میری آنکھیں ان نظاروں کو اور میرا دل ان اثرات کو تازہ بتازہ محسوس کرتا ہے۔ اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ خدا کے فضل سے میرے قلب حزین پر ایک تسلی کی رو جاری ہے۔

میں اسکو مفارقت دائمی نہیں سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ ہم سب وہاں ہی جانے والے ہیں۔ اور یہ بچہ انشاء اللہ العزیز وہاں ہمارے لئے فرط ہو گا۔ بہر حال قاضی صاحب کا خط حسب ذیل ہے:

باسمہ الاعلیٰ مکرم معظم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عزیز کی وفات کا مجھے بہت افسوس ہے اللہ تعالیٰ آپکو صبر جمیل کے ساتھ نعم البدل عنایت فرماوے۔ اولاد اصغار بوڑھے والدین کیلئے فرط اور شافع ہے۔ بایں ہمہ میں اس امر کو محسوس کرتا ہوں کہ اس عمر میں اولاد کی مفارقت دائمی کا صدمہ جاں گسل ہوتا ہے لیکن مومن اور پھر آپ ایسے مومن سے امید ہے کہ وہ بہترین نمونہ صبر و سکون [illegible] خاکسار اکمل عفی عنہ [illegible] جون

وصیت نمبر ۲۰۸

میں برکت علی احمدی ولد حبیب اللہ متوفی قوم مغل ساکن محلہ پیر گیلانیاں (موچی دروازہ) ڈاکخانہ لاہور تحصیل لاہور، ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

والدین کی طرف سے میری مطلقاً کوئی وراثت نہیں اور میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی آمد کا دسواں حصہ اپنی زندگی میں دیتا رہونگا اور بفضل خدا ہمیشہ التزام اور باقاعدگی سے ادا کرتا رہونگا۔ لہذا میرے مرنے کے بعد میری وہ جائداد جو اس روپیہ سے پیدا کی ہوئی ہو۔ جس میں سے وصیت ادا ہو چکی ہوئی ہو۔ اسمیں سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دسواں حصہ لینے کا حق نہ ہوگا۔ ہاں اگر کوئی ایسی جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ جسکا عشر میں نے ادا نہ کیا ہو۔ تو اس میں سے دسواں حصہ لینا صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہر طرح سے حق ہوگا۔ اس وقت میری اپنی کمائی کا روپیہ مندرجہ ذیل مقدار میں ہے۔

۱۔ مبلغ تیرہ سو چالیس روپے میں نے وقتاً فوقتاً احمدیہ کوآپریٹو سٹور میں جمع کروائے تھے۔ جس کی بابت سنا گیا ہے کہ خسارہ ہوا ہے۔ اس لئے جو رقم مجھے واپس ملیگی اسکا بلحاظ حصہ وصولی پر انشاء اللہ ادا کردونگا۔

۲۔ مبلغ پانچسو روپے اشاعت کتب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے فنڈ میں ہے۔ اس کا نفع اشاعت اسلام کے لئے وقف ہے۔ اس راس المال کے واپس ملنے پر انشاء اللہ دسواں حصہ ادا کر دیا جاویگا۔

۳۔ مبلغ چار صد روپیہ بعض اصحاب نے قرض لیا ہوا ہے۔ وصولی پر وصیت انشاء اللہ ادا کردونگا۔

گواہ شد

جعفر علی صادق احمدی حال کلرک دفتر ٹی۔ ایم ریلوے بغداد ساکن فیروز پور شہر قصوری دروازہ ۳ ردسمبر ۱۹۲۲ء

گواہ شد

محمد رشید احمدی حال کلرک ارڈنیلشن ڈیپو ہناڈی بغداد ساکن موضع تہہ غلام نبی ڈاکخانہ فیض اللہ چک تحصیل و ضلع گورداسپور ۳ ردسمبر ۱۹۲۲ء

الموصی

خاکسار برکت علی احمدی بقلم خود حال اوورسیر محکمہ ملٹری ورکس ہناڈی چھاؤنی بغداد عراق عرب مورخہ ۳ ردسمبر ۱۹۲۲ء

درخواست دعا احباب سب امیدواران مولوی فاضل کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرما دے۔

خاکسار

اللہ دتا جالندھری متعلم مولوی فاضل کلاس۔ قادیان

یاد حبیب کو تازہ رکھنے کیلئے اس کے کلام و حالات کو پڑھو

یاد حبیب کو تازہ رکھنے کیلئے اور کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے ارشاد پر عمل کرکے اس کے روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے ایک عجیب نسخہ یہ بھی ہے کہ

حضرت مسیح موعودؑ کے حالات زندگی پڑھو

ان حالات زندگی سے معلوم ہوگا کہ آپ کس خاندان میں پیدا ہوئے۔ اور آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت کن حالات میں ہوئی۔ اور آپ کے مشاغل زندگی کیا تھے؟ خدا تعالےٰ سے اور اس کی مخلوق سے ان ایام میں آپ کے تعلقات کس قسم کے تھے۔ آپ کی سوانحعمری کے دو حصے اس قسم کے مضامین پر مشتمل شائع ہو چکے ہیں۔ اور حیات النبی کے نام سے موسوم ہیں۔ قیمت دو جلد دو روپے آٹھ آنے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام شمایل و اخلاق

سوانح زندگی کے ساتھ جو چیز خدا تعالےٰ کے ماموروں کے ذریعہ حیرت انگیز تبدیلی انسانی قلوب میں کرتی ہے وہ ان کے اخلاقی معجزات ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ دنیا کے لئے نمونہ ہو کر آتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی سیرۃ اور آپ کے کیریکٹر کی اعلیٰ شان کا علم حاصل کریں تو

سیرۃ مسیح موعودؑ

کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ یہ شمائل و اخلاق کی جلد کا پہلا حصہ ہے۔ جس میں حضرت کے شمائل و عادات و معمولات آپؑ کے فلسفہ اخلاق کا امتیاز اور آپؑ کے اخلاق فاضلہ کا بیان واقعات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دوستوں کو ارمغان دینے کے قابل ہے۔ اور سعادتمند اور شریف الطبع تعلیم یافتہ جماعت کے افراد میں تبلیغ کا خدا چاہے تو بہترین ذریعہ ہو سکتی ہے۔ قیمت عہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مکتوب اپنی زندگی میں مختلف مذاہب کے لیڈروں اور مبلغین کو لکھے اور اپنے مخالفین اور دوستوں کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں۔ وہ اس وقت تک چھ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں اور چار جلدیں اس سلسلہ کی اور باقی ہیں۔

یہ خطوط جو دوستوں کو لکھے ہیں اپنے اندر ایک زندگی کی روح اور قوت رکھتے ہیں۔ اور نہایت بیش قیمت مضامین پر مشتمل ہیں۔ تصوف کی حقیقت اور قرب الٰہی کے حصول کے سادہ اور آسان طریق غرض عجیب عجیب مضامین پر بحث ہے۔

خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان۔ دعاؤں کی قبولیت کے راز اور دعاؤں کے اثر اور قوت کے اعجاز کا ایک لطیف بیان ان میں ملیگا۔ اور جو خطوط مخالفین اسلام اور سلسلہ کو لکھے ہیں۔ انہیں صداقت اسلام کے زبردست دلائل قرآن مجید اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اعجازی قوت اور جلالی و جمالی شان کا اظہار پر شوکت الفاظ میں کیا گیا ہے۔ غرض یہ مجموعہ قابل دید ہے۔ ہر جلد کی قیمت جو پہلے لکھی نہیں ۸ر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرانی تحریریں

حضرت مسیح موعودؑ کی وہ تحریریں جو آپ نے اپنی بعثت سے پہلے لکھی تھیں جمع کیجارہی ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ پہلے شائع ہوا تھا۔ اور باقی حصص اب انشاء اللہ یکے بعد دیگرے شائع ہونگے۔ ان تحریروں میں بعض نہایت عجیب و غریب اور قیمتی جواہرات ہیں۔ جن کو دنیا اب کسی قیمت پر بھی پیدا نہیں کر سکتی مگر ایڈیٹر الحکم اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہے۔

کہ اسکے گھر میں یہ دولت موجود ہے

مگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ یہ دنیا کا حق ہے۔ اس کو دیدیا جاوے اس لئے جلد سے جلد شائع کرنے کی انشاء اللہ کوشش کی جاویگی۔ مگر اس کی اشاعت جماعت کے حوصلہ پر موقوف ہے۔ جب تک کم از کم ایک ہزار درخواست نہ ہو میں نہیں شائع کروں گا۔ انہیں جواہرات میں سے ایک

قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ ہے

اور ایک پادری مورلیس اور سراج الدین عیسائی کی خط و کتابت پر محاکمہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ ہوگی ۞

احباب درخواستیں بھیجیں!

یہ تمام کتابیں مینیجر اخبار الحکم کے نام درخواست بھیجنے پر ملینگی! قادیان

آزمائی وردرخشاں — آزمائیداردرخشش ہوالشافی

مشکلیں آسان ہوئیں دکھ درد بجاتے رہے

۱۔ معجون شاہی یا اکسیر جریان:۔ خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی حبیبی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی۔ جو کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیداشدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقع ایک اکسیر ہے۔ اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے۔ بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جلد بد نتائج کی اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ عہ

۲۔ روغن اکسیر اعصاب ہا:۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کرنے کیلئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب عہ

۳۔ کشتہ طلاء:۔ جسکو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے طیار کیا ہے۔ پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب مجیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھدیا جاتا ہے۔ جو کہ یہ ہے۔ سونا۔ دل۔ دماغ حرارت عزیزی کو تقویت دینے والا فہم اور فکر کو تیز کرنیوالا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنیوالا امراض سوداوی خفقان توحش، غم حزن جنون و دار مرض کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنیوالا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے۔ کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب و غریب چیز ہے۔ اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت فی خوراک ۶ر اور سینکڑہ خوراک عہ

۴۔ حب مقوی اعصاب ہا:۔ یہ گولیاں ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ضعف باہ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کے لئے اکسیر ہیں۔ باقاعدہ مسہلوں کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مرضوں میں مبتلا بھی بفضل خدا صحتیاب ہوگئے ہیں۔ قیمت فی سینکڑہ صہ ایک روپیہ میں ۱۲ گولی

۵۔ اکسیر سوزاک:۔ سالہا سال کی تلاش اور تجربہ کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ عہ

۶۔ سرمہ مرواریدی:۔ یہ سرمہ بصارت کے لئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے۔ اور بوڑھوں کے لئے از سر نو نور بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے ککروں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ کیوں نہ ہو نہایت قیمتی اجزاء مروارید اور مامیران وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب میں پرانہ تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے۔ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی۔ ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہوگی۔

(مرزا محمود احمد)

ملنے کا پتہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ